مرادِ رسول، اعدل الاصحاب، خلیفہ دوم، امیر المومنین

سیدنا عمر بن خطاب

رضی اللہ عنہ

شیخ طریقت متکلم اسلام
مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

خانقاہ حنفیہ، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

عنوانات ایک نظر میں

ولادت: 3

حلیہ، وضع قطع: 3

خاندانی اوصاف: 4

عمر کی ابتدائی عمر: 4

عمر رضی اللہ عنہ کا اسلام؛ اسلام کی عزت: 5

عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام سے آسمانوں میں خوشیاں: 5

عمر رضی اللہ عنہ... اس امت کے محدث: 6

عمر رضی اللہ عنہ... بولتے بھی حق سوچتے بھی حق ہیں: 6

عمر رضی اللہ عنہ... سراپا خیر وبرکت: 7

عمر رضی اللہ عنہ... جنتی ہیں: 8

عمر رضی اللہ عنہ کے نمایاں کارنامے: 8

عمر رضی اللہ عنہ کی اہم فتوحات: 9

عمر رضی اللہ عنہ کی عوامی خدمات: 10

عمر رضی اللہ عنہ کا طرز حکمرانی قابل تقلید: 11

شہادت: 11

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ غلام جن کی حکمرانی انسانوں، جانوروں، درندوں حتیٰ کہ آفتاب کی تمازتوں، ہوا کی لہروں، پانی کی موجوں، زمین کی دھڑکنوں اور آگ کے شعلوں نے بسر و چشم قبول کی۔ جسے دنیا اعدل الاصحاب، مراد نبوی، امیر المومنین، فاروق اعظم اور مسند خلافت راشدہ کے دوسرے تاجدار کی حیثیت سے یاد کرتی ہے۔

نام ونسب:

آپ کا نام عمر، کنیت: ابو حفص، جبکہ معروف لقب: فاروق اعظم ہے۔ امام ابن عبد البر مالکی نے الاستیعاب میں آپ رضی اللہ عنہ کا نسب اس طرح بیان کیا ہے: عمر بن الخطاب بن نفیل بن عبد العُزیٰ بن رباح بن عبد اللہ بن قُرط بن رزاح بن عدی بن کعب القرشی العدوی۔ آٹھویں پشت میں آپ کا سلسلہ نسب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے۔

ولادت:

طبقات ابن سعد میں ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت واقعہ فیل کے تیرہ برس بعد ہوئی۔

حلیہ، وضع قطع:

آپ رضی اللہ عنہ کے سیرت نگاروں نے حلیہ یوں بیان کیا ہے: سرخی مائل سفید رنگت، خوبرو، بارعب، دراز قد، داڑھی مبارک قدرتی طور پر ہلکی جبکہ مونچھیں قدرے گھنی تھیں۔ جسمانی طور پر آپ رضی اللہ عنہ طاقتور پہلوان،

چاق و چوبند، مستعد اور انتہائی باہمت انسان تھے۔

خاندانی اوصاف:

انسان کے کردار و عمل میں خاندانی اوصاف کو بہت اہمیت حاصل ہے، آپ رضی اللہ عنہ کے خاندان میں بطور خاص چار چیزیں بہت معروف تھیں۔

نَسّاب: یعنی علم الانساب کے ماہر تھے۔ آپ کے والد اس فن میں ید طولیٰ رکھتے تھے، اس لیے آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کے اخلاقی حیثیتوں کو عام لوگوں کی نسبت زیادہ جانتے تھے۔

سفارت: یہ ملکی عہدہ آپ کے خاندان میں چلا آرہا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے بارہا سفارتی امور کے منتظم اعلیٰ کی حیثیت سے سفر فرمائے۔

خطابت: آپ فصیح و بلیغ جامع اور معنی خیز گفتگو کرنے والے پرجوش خطیب، بے مثل ادیب تھے۔ آپ کی باتوں میں حکمت و دانائی چھلکتی تھی۔

شجاعت: خداداد جسمانی طاقت کے باعث آپ کو پہلوانی میں ممتاز مقام حاصل تھا۔

عمر کی ابتدائی عمر:

آپ رضی اللہ عنہ بچپن ہی بے باک، نڈر، شجاع، دلیر اور حق گو تھے۔ کچھ بڑے ہوئے تو لکھنا پڑھنا سیکھا۔ اس کے ساتھ ساتھ عرب کے دستور کے مطابق سپہ گری، گھڑ سواری، شمشیر زنی اور دوسرے جنگی و عسکری مہارتوں میں درجہ کمال تک پہنچے۔ ذریعہ معاش تجارت تھا جس کے لیے آپ رضی اللہ عنہ دور دراز کے سفر بھی کیے۔

قبولِ اسلام:

دین اسلام کی عزت اور مشن نبوت کے فروغ کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دل میں نیک جذبات ہمیشہ موجزن رہتے۔ اسی خواہش کی تکمیل کے لیے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ملائم ونازک رحمت والے ہاتھ اٹھے، قلبی جذبات کا ارتعاش ہونٹوں تک پہنچا تو ان الفاظ نے جنم لیا:

اللّٰهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِعُمَرَ۔ اے اللہ اسلام کو عمر بن خطاب کے ذریعے عزتیں عطا فرما۔ بیت اللہ کو بسانے والے کی یہ صدا بیت اللہ کے جلال کے جلو میں بارگاہ ایزدی میں شرف قبولیت کے لیے جا پہنچی۔ قدرت نے مراد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے تکمیل میں عمر کو اسلام کی دولت سے نواز دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ چالیسویں نمبر پر اسلام لائے۔

عمر رضی اللہ عنہ کا اسلام؛ اسلام کی عزت:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: اللّٰهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِعُمَرَ

(المستدرک علی الصحیحین، رقم الحدیث:4484)

ترجمہ: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی: اے اللہ! عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) کے ذریعے اسلام کو عزت عطا فرما۔

عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام سے آسمانوں میں خوشیاں:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: "لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ، أَتَى جِبْرِيلُ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ لَقَدِ اسْتَبْشَرَ

أَهْلُ السماء بإسلام عمر۔

(صحیح ابن حبان، رقم الحدیث:6883)

ترجمہ: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب سیدنا عمر (رضی اللہ عنہ) ایمان لائے تو جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! عمر (رضی اللہ عنہ) کے اسلام لانے پر اہلِ آسمان (یعنی فرشتوں) نے بھی خوشی منائی ہے۔

عمر رضی اللہ عنہ... اس امت کے محدث:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ قَدْ كَانَ فِيمَا مَضَى قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ مُحَدَّثُونَ وَإِنَّهُ إِنْ كَانَ فِي أُمَّتِي هَذِهِ مِنْهُمْ فَإِنَّهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک تم سے پہلی امتوں میں مُحَدَّث ہوا کرتے تھے۔ اگر میری امت میں بھی کوئی مُحَدَّث ہے تو عمر ہے۔

نوٹ: مُحَدَّث کا معنی ہوتا ہے صاحبِ الہام۔ یعنی جس کے دل میں حق بات من جانب اللہ ڈالی جاتی ہو۔

عمر رضی اللہ عنہ... بولتے بھی حق سوچتے بھی حق ہیں:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ الحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ

(جامع الترمذی، رقم الحدیث:3682)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حق بات کا الہام عمر کے دل پر اور اس کا اظہار عمر کی زبان پر فرمایا۔

فائدہ: حاصل حدیث کا یہ ہے کہ عمر بولتا بھی حق ہیں اور سوچتے بھی حق ہے۔

عمر رضی اللہ عنہ... سراپا خیر وبرکت:

عَنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ: إِنَّ إِسْلَامَ عُمَرَ كَانَ فَتْحًا، وَإِنَّ هِجْرَتَهُ كَانَتْ نَصْرًا، وَإِنَّ إِمَارَتَهُ كَانَتْ رَحْمَةً، وَاللهِ مَا اسْتَطَعْنَا أَنْ نُصَلِّيَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ ظَاهِرِينَ حَتَّى أَسْلَمَ عُمَرُ

(المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث:8806)

ترجمہ: سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا عمر (رضی اللہ عنہ) کا قبول اسلام ہمارے لئے ایک فتح تھی اور ان کی امارت ایک رحمت تھی، خدا کی قسم ہم بیت اللہ میں نماز پڑھنے کی ہمت نہیں رکھتے تھے، یہاں تک کہ عمر (رضی اللہ عنہ) اسلام لائے۔ پھر ہم نے بیت اللہ میں نماز پڑھی۔

عمر رضی اللہ عنہ... نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وزیر:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا لَهُ وَزِيرَانِ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ وَوَزِيرَانِ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، فَأَمَّا وَزِيرَایَ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ فَجِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ، وَأَمَّا وَزِيرَایَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ۔

(جامع الترمذی، رقم الحدیث:3680)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کے لئے دو وزیر اہل آسمان میں سے اور دو وزیر

اہل زمین میں سے ہوتے ہیں۔ میرے دو وزیر اہل آسمان میں سے جبرئیل و میکائیل جبکہ اہل زمین میں سے میرے دو وزیر ابو بکر و عمر ہیں۔

عمر رضی اللہ عنہ... جنتی ہیں:

عن أَنَس رَضِيَ الله عَنْهُ قَالَ: سَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ: «مَنْ أَصْبَحَ صَائِمًا الْيَوْمَ؟» قَالَ عُمَرُ: أَنَا، قَالَ: «فَمَنْ تَصَدَّقَ الْيَوْمَ؟» قَالَ عُمَرُ: أَنَا، قَالَ: «فَمَنْ عَادَ مَرِيضًا؟» قَالَ عُمَرُ: أَنَا، قَالَ: «فَمَنْ شَيَّعَ جِنَازَةً؟» قَالَ عُمَرُ: أَنَا، قَالَ: «وَجَبَتْ لَكَ» يَعْنِي الْجَنَّة

(فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل، رقم الحدیث:585)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے پوچھا: آج کس نے جنازہ پڑھا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: آج کس نے کسی مریض کی تیمارداری کی ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: آج کس نے صدقہ کیا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آج کون روزے سے رہا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا واجب ہو گئی، واجب ہو گئی۔ (یعنی عمر کے لئے جنت واجب ہو گئی)

عمر رضی اللہ عنہ کے نمایاں کارنامے:

آپ کی کل مدت خلافت دس سال چھ ماہ دس دن ہے۔ اس مختصر سی مدت میں جہاں ہر طرف سے اسلام کے دشمن اکٹھے ہو کر شمع اسلام کو گل کرنے

کے تانے بانے بن رہے تھے وہاں پر ان اسلام دشمن لوگوں کے لیے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ دعائے نبوی کی تاثیر بن کر اسلام کی عزت میں مزید اضافہ فرمارہے تھے۔ آپ کی حکمت عملی، مومنانہ فراست، انتظامی صلاحیتیں، عدل و انصاف، رعایا پروری، خداترسی اور عدیم المثال طرز حکومت کے باعث 22 لاکھ 51 ہزار 30 مربع میل زمین پر اسلامی خلافت کا پرچم لہراتا رہا۔

- سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی توجہ جمع و ترتیب قرآن کی طرف کرائی جس کی بدولت قرآن کریم کو ترتیب سے جمع کیا گیا۔
- مفتوحہ ممالک میں قرآن کریم کی تعلیم کے لیے مکاتب و مدارس قائم کیے۔
- قاری صاحبان اور ائمہ مساجد کی تنخواہیں مقرر فرمائیں۔
- اسلامی تقویم کا آغاز ہجرت نبوی سے شروع فرمایا، ابتدا محرم سے فرمائی
- مسجد حرام اور مسجد نبوی کی توسیع فرمائی
- عرب و عجم کے سنگم پر شہر کوفہ کو آباد فرمایا
- بیت المال تعمیر کرائے
- یہودیوں کو جزیرہ عرب سے دیس نکالا دیا
- دریائے نیل کے نام خط جاری فرمایا
- قیصر و کسری جیسی سپر پاور طاقتوں کے غرور کو خاک میں ملایا۔
- 900 جامع مساجد اور 4000 عام مساجد تعمیر ہوئیں۔

عمر رضی اللہ عنہ کی اہم فتوحات:

آپ کے زمانہ خلافت میں 3600 علاقے فتح ہوئے۔ چند اہم فتوحات کا تذکرہ ذیل میں کیا جارہا ہے۔

- ❖ 14 ہجری میں دمشق، بصرہ، بعلبک کے علاقے فتح کئے۔
- ❖ 15 ہجری میں شرق، اُردن، یرموک، قادسیہ کے عظیم الشان معرکے ہوئے۔
- ❖ 16 ہجری میں اہواز، مدائن اور ایران کے کئی علاقے فتح ہوئے نیز اسی سال عراق کو اسلامی حکومت میں شامل کیا گیا۔
- ❖ 16 ہجری کے اواخر میں تکیت، انطاکیہ، حلب کی فتوحات کے بعد بغیر جنگ بیت المقدس قبضہ میں آگیا۔
- ❖ 18 ہجری میں آپ نے نیشاپور، الجزیرہ
- ❖ 19 ہجری میں قیساریہ
- ❖ 20 ہجری میں مصر
- ❖ 21 ہجری میں اسکندریہ اور نہاوند کو فتح کیا۔

عمر رضی اللہ عنہ کی عوامی خدمات:

بحیثیت خلیفۃ المسلمین آپ رضی اللہ عنہ

- ❖ تمام مفتوحہ علاقوں کا دورہ کیا
- ❖ ان علاقوں میں کھلی کچہریاں لگوائیں، فوری انصاف کو یقینی بنایا،
- ❖ عوام الناس کی شکایات کو دور کرنے کے لیے احکامات جاری کئے۔
- ❖ عوام کے دکھ اور مسائل کو سمجھنے کے لیے راتوں کو گلی محلوں کے گشت کیے
- ❖ روٹی کپڑا اور مکان جیسی بنیادی ضرورتوں کو عوام کی دہلیز تک پہنچایا۔
- ❖ رعایاپروری کے لئے رات اور دن کا آرام چھوڑ دیا
- ❖ زمانہ قحط میں رعایاپروری کی ایسی مثال قائم کی کہ ان کے دُکھ درد میں برابر

کے شریک رہنے کے لیے اپنی خوراک میں اس قدر سادگی اختیار کی کہ گھی اور زیتون کا استعمال تک چھوڑ دیا۔

عمر رضی اللہ عنہ کا طرز حکمرانی قابل تقلید:

برسہا برس سے مالی وسائل کی وسعتوں کے باوجود آج کی ترقی یافتہ حکومتیں ایسی طرز حکومت کی مثال پیش کرنے سے عاجز و بے بس ہیں جو سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نامساعد حالات میں قائم فرمائی ، آپ کی نافذ کردہ اصلاحات، طے کردہ قواعد و ضوابط، مقرر کردہ اصول ہائے جہانبانی آج کے حکمرانوں بالخصوص مسلم دنیا کے حکمرانوں کے لیے دعوت فکر ہیں۔ اگر عدل و انصاف، رعایا پروری، معاشرتی تعمیر و ترقی، اخلاقی تہذیب و تمدن، معاشی استحکام اور قیام امن چاہتے ہیں تو ان کو خلافتِ فاروقی سے رہنمائی لینی ہوگی۔

شہادت:

26ذوالحج کو انہیں ابولؤلؤ فیروز نامی مجوسی نے آپ رضی اللہ عنہ کو حالت نماز میں خنجر کے پے درپے وار کرکے شدید زخمی کردیا۔ تین دن اسی حالت میں رہے بالآخر یکم محرم الحرام کو شہید ہوگئے اور نبی و صدیق سے رفاقت نبھانے روضہ اطہر میں آرام پذیر ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

والسلام

پیر، 09 اگست، 2021ء